

محمد اسرار ابن مدنی *

ماحول اور صحت اسلام کے ترازو میں

اسلام ماحول کے تحفظ کا حکم دیتا ہے۔ ظلم اور فضول خرچی سے منع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿و لا تفسدوا فی الارض﴾ (البقرہ-۶۰) اور تم زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اسی طرح توازن سے بے پروا ہو کر ماحول کے استعمال میں سرکشی سے منع کرتا ہے اور ہر ایسے فساد سے جو حیوانات اور نباتات کی تباہی کا موجب ہو، اسلام اس سے سختی سے روکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿و لا تبغ فی الارض الفساد﴾ (البقرہ-۲۲۲) اور تم زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کرو۔ ﴿و اذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیہا و یهلك الحرث و النسل﴾ (البقرہ-۲۲۲) اور جب وہ پلٹتا ہے تو زمین میں فساد برپا کرتے ہوئے کھیتوں اور نسل کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے، حالاں کہ اللہ تعالیٰ کو فساد پسند نہیں ہے۔

دوسری طرف اسلام ماحول کی اصلاح اور ترقی میں مفید ہر کام کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ شجرکاری سے ماحول صاف ستھرا رہتا ہے۔ حضرت خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: ”مسلمان جب بھی کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیتی کو بوتا ہے اور پھر اس میں سے کوئی انسان یا جانور یا کوئی اور چیز کھاتی ہے تو اسے ضرور اجر ملتا ہے۔“ (مسند شافعی، صحیح ابن حبان)

اسلام ہر اس چیز سے جو کسی بھی شکل میں ماحول کو آلودہ کرے، اسے منع کرتا ہے اور اسے صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: لعنت کی تین باتوں سے بچو۔ پانی پینے کے مقامات، راستے کے درمیان اور سایہ میں پاخانہ کرنے سے بچو۔ (ابوداؤد) اسی طرح ارشاد نبویؐ ہے: ”راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا نیکی ہے۔“ (ابوداؤد) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ﴿الإیمان بضع و سبعون شعبه و أذناها إمطة الأذى عن الطريق﴾ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان کا آخری درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا ہے۔ حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے

فرمایا: ”میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے سب عمل پیش کیے گئے تو میں نے اس کے جو اچھے عمل دیکھے ان میں راستے سے دور کی جانے والی ایذا رساں چیز تھی، اور اس کے برے کاموں میں تھوکا ہوا بلغم تھا جو مسجد میں پڑا رہتا ہے، اسے دفن نہیں کیا جاتا۔“ (مسلم)

تفریح اور اسلام:

اسی طرح اسلام انسان کو مناسب تفریح اور حسب ضرورت آرام کرنے کی ترغیب دیتا ہے کیوں کہ یہ دوبارہ کام کرنے اور صحت کی حفاظت میں معاون ہوتے ہیں۔ حضرت حظلہ بن ربیع سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اے حظلہ! گھڑی گھڑی کی بات ہوتی ہے۔“ حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ”جس چیز کا اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تعلق نہیں ہے، وہ سراسر فضول، تماشا اور بھول ہے صرف چار باتوں کے سوا..... اور آپ نے مرد کا اپنی بیوی سے دل لگی کرنے کا ذکر کیا۔“ (طبران فی معجم الکبیر)

صحت کی حفاظت:

اسلام کی نظر میں صحت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جو اس نے اپنی بندوں کو عطا کی ہے، بلکہ یہ ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت ہے، اس لیے ایک طرف تو اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے تو دوسری طرف اس کا تحفظ بھی کرنا چاہیے؛ کیوں کہ صحت اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ رسول اللہ فرماتے ہیں: ”قیامت کے روز، محاسبہ کے وقت، سب سے پہلے بندہ سے یہ کہا جائیگا کہ کیا میں تجھے جسمانی صحت نہیں دی تھی؟ اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟“ (ترمذی) دوسری جگہ ارشاد ہے: ”قیامت کے روز چار باتوں کا پوچھے بغیر کسی انسان کے قدم نہیں بلیں گے۔ اسکی عمر کے بارے میں کہ اس سے اس نے کس کام میں کھپایا؟ اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس پر اس نے کیا عمل کیا؟ اسکے مال کے بارے میں کہ اس نے اس سے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اس سے اس نے کس کام میں صرف کیا؟“ (ترمذی ابن حبان)

اس لیے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس نعمت کی حفاظت کرے اور اس کا غلط استعمال کر کے اسے تبدیل کرنے یا بگاڑنے سے پرہیز کرے۔ اس نعمت کی حفاظت کی صورت یہ ہے کہ اس کی پوری نگاہداشت کی جائے اور اس کے بقا اور بہتری کے لیے ہر ضروری کوشش کی جائے۔ مسلمان کو ہر وہ عمل ضرور انجام دینا چاہیے جو ماہر اطبا کے فیصلے کے مطابق صحت کے بچاؤ اور فروغ کے لیے مفید ہو۔

ویسے تو صحت مند معاشرہ قائم کرنے کیلئے ہر شعبہ کے افراد کو اپنی ذمہ داریاں انجام دینی چاہیے مگر بعض افراد کی ذمہ داری سب سے بڑھ کر ہوتی ہے کہ وہ عوام میں شعور پیدا کریں اور انہیں حفظان صحت کے اصولوں سے آگاہ کریں جیسے ڈاکٹر، حکیم، علمائے کرام، خطباء اور ائمہ مساجد وغیرہم۔

اسی طرح بچے جو مستقبل کے معمار ہوتے ہیں انکی صحت، ماحول اور غذا کا خیال رکھنا چاہیے ورنہ بچے بیمار پڑ جائیں گے اور صحت کی جو نعمت ہے اسے گنوا دیں گے۔

بد قسمتی سے پاکستان میں ہر سال پانچ سال تک کے ساڑھے سات لاکھ بچے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو کر موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بہت سے دوسرے بچے ان بیماریوں سے معذور ہو جاتے ہیں ان میں سے کافی تعداد میں بچوں کو آسان علاج، مناسب دیکھ بھال اور وقت پر حفاظتی انتظامات کراؤ، ٹیکے لگوا کر بچایا جاسکتا ہے۔ بچے کی عمر کے دوسرے سال کے دوران خسرہ کا دوسرا ٹیکہ بھی ضرور لگوائیں۔

عالمی ادارہ صحت کے اندازے کے مطابق پاکستان میں ہر سال تقریباً سات لاکھ بچے نمونیا کا شکار ہو جاتے ہیں جن میں سے 27 ہزار بچے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔ 5 سال سے کم عمر بچوں کی شرح اموات میں 5.7 فیصد کی وجہ نمونیا ہے۔

بچوں کو خطرناک بیماریوں (بچوں کی ٹی بی، پولیو، خناق، کالی کھانسی، تشنج، پھیپھائیس بی، گردن توڑ بخار، نمونیا اور خسرہ) سے بچانے کیلئے حفاظتی ٹیکوں کا کورس مکمل کروانا نہایت ضروری ہے۔

معمولی بیماریوں یعنی نزلہ، کھانسی، دست اور ہلکے بخار میں بچے کو مقررہ وقت پر حفاظتی ٹیکے لگوائے جاسکتے ہیں۔ حفاظتی ٹیکوں کا کورس بچوں کے لئے بالکل محفوظ ہے۔ کچھ بچوں کو ٹیکے کے بعد بخار ہو جاتا ہے جو اس بات کی نشانی ہے کہ ویکسین کام کر رہی ہے، ایک دو روز میں بچہ ٹھیک ہو جائے گا۔

ان بیماریوں سے آگہی اور لوگوں میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور لوگوں میں بیداری آگہی پیدا کرنے میں علماء اور خطباء مساجد اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ لہذا خطباء و مساجد کو چاہیے کہ وہ اس میں اہم رول ادا کریں اور لوگوں کی حفظان صحت کا خیال رکھیں۔



آل پاکستان دینی مدارس مقابلہ مضمون نویسی

پاکستان بھر کے دینی مدارس کے طلبہ و طالبات کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ مضمون نویسی کے ایک مقابلے میں حصہ لیں جس کا موضوع ”مذہبی فرقہ واریت: اسباب، نقصانات اور اصلاحی تجاویز“ ہے۔ مضمون کا حجم ۳۰۰۰ الفاظ کے

قریب ہو۔ سو وہ کمپوز شدہ ہونا چاہیے۔ سافٹ کاپی بھی ای میل کی جاسکتی ہے۔ مضمون وصولی کی آخری تاریخ 5 دسمبر ۲۰۱۳ء یکم ربیع الاول ۱۴۳۵ھ ہے۔ کامیاب طلبہ کو مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔

اول: ۱۰ ہزار روپے دوم: ۶ ہزار روپے سوم: ۴ ہزار روپے حوصلہ افزائی: سات انعامات

تحریک اصلاح تعلیم (ٹرسٹ) ۱۳۶ نیلم بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور ۵۷۷۰۰۰